خطبہ نمبر ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری رُوحانی بقا کے لئے آج تیز رفتاری سے آگے بڑھنا ضروری ہے

یورپ کے ممالک میں خصوصیّت سے احمدیّت کو ایک جھرجھری لے کر بیدار ہو جانا چاہیئے

آپ کے حق میں آپ کی اپنی دعائیں یا میری دعائیں تبھی مقبول ہوں گی جب آپ ان دعاؤں کے رُخ پر سفر کرنے والے ہوں گے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۴۲-۷۷	ہفتہ ۹ رجب ۱۴۱۲ھ، ۲۵ صلح ۱۳۷۱ ہش، ۲۵ جنوری ۱۹۹۲ء	نمبر ۲۰

یورپ امریکہ کے ممالک سے صرف سَو دو سَو افراد کے احمدی ہونے کی اطلاعات بڑی تکلیف دِہ ہیں، دل حیران ہو جاتا ہے

خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۵ نبوّت ۱۳۷۰ ہش (۱۵ نومبر ۱۹۹۱ء) بمقام بیت الفضل۔ لندن

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

دو باتوں کی اصلاح

"پیشتر اس سے کہ دعوت الی اللہ میں حکمتِ عملی کے مضمون کو آگے بڑھایا جائے دو غلطیوں کی اصلاح کا اعلان کرنا ضروری ہے۔

گذشتہ خطبہ میں سورۃ النّحل کی آیت (لوگوں کو حکمت اور موعظۂ حسنہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف بلاؤ) کی تلاوت کی تھی لیکن حوالہ دیتے وقت النّحل کی بجائے النّمل پڑھا گیا ہے کیونکہ جُمعہ کے بعد مجھے کسی نے توجہ دلائی اس لئے دوست اصلاح فرمالیں۔ جہاں جہاں بھی کیسٹ میں یہ حوالہ پڑھا گیا ہوگا اس کو درست کر لیا جائے۔

دوسری غلطی ایک پہلے خطبہ[1] میں ہوئی تھی جس کی طرف مجھے برما کے ایک دوست عزیزم محمد سالک صاحب نے توجہ دلائی ہے۔ قرآنِ کریم کی دعاؤں پر گفتگو کے دوران مَیں نے ایک ایسی دُعا کا حوالہ دیا تھا جس کا حضرت موسیٰؑ کے ساتھ تعلق ہے جب وہ ہجرت کر کے مدین تشریف لے گئے وہاں آپ نے دعا کی: (۔ اے میرے ربّ تو جو مجھ پر نازل کرے مَیں اسی خیر کا متلاشی ہوں) اس دُعا کے ذکر میں ضمناً مَیں نے یہ بیان کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں شادی کی آپ کے خُسر حضرت شعیبؑ تھے۔ جو خود بھی نبی تھے۔ یہ ذکر ضمناً از خود اس لئے ہُوا کہ گذشتہ مفسرین نے یہی لکھا ہے اور بالارادہ طور پر تحقیق کے بعد یہ بات مَیں نے بیان نہیں کی تھی بلکہ تعلیم کے زمانے میں جو گذشتہ تفسیریں پڑھی تھیں ان میں یہی بات یاد تھی اور اسی طرح مَیں نے بیان کر دی۔ سالک صاحب نے برما سے مجھے خط لکھا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ (حضرت فضلِ عمر) نے اس نظریے کو قرآن کریم کی آیات کے حوالے اور استدلال کے ساتھ بالکل غلط کر کے دکھایا ہے۔ چنانچہ ان کے توجہ دلانے پر جب مَیں نے دیکھا تو واقعۃً حضرت (فضلِ عمر) نے اس نظریے کے خلاف ایسے مضبوط دلائل پیش فرمائے ہیں کہ جن کے بعد کسی دُور کے واہمے کا بھی سوال نہیں رہتا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خُسر کو شعیب قرار دیا جائے۔ مختلف دلائل میں ایک یہ آیت آپ نے پیش فرمائی۔ فرمایا کہ قرآن کریم میں سورۃ اعراف آیت ۱۰۴ میں درج ہے (۔) فرماتے ہیں سورۃ اعراف میں یہ ذکر شعیبؑ کی قوم (کی ہلاکت) کے بعد فرمایا گیا ہے۔ شعیبؑ کی قوم کا ذکر مکمل کرنے کے بعد قرآن کریم فرماتا ہے (۔) پھر ہم نے ان کے بعد موسیٰؑ کو بھیجا (۔) اپنے کھلے کھلے نشانات کے ساتھ (۔) فرعون کی طرف (۔) اور اس کے سرداروں کی طرف (۔) پس غور کر، دیکھ کہ کیسا مفسدوں کا انجام ہُوا کرتا ہے۔ تو یہ آیت اس معاملہ میں اتنی قطعی ہے کہ اس کے پڑھنے کے بعد یعنی حضرت (فضلِ عمر) کی نظر سے پڑھنے کے بعد یہ حیرت ہوتی ہے کہ پرانے مفسّرین کی نظر سے کس طرح یہ آیت رہ گئی اور اس میں کوئی قصور نہیں ہُوا کرتا۔ ایک دفعہ بات چل نکلے تو نظر پر ایک پردہ سا آجاتا ہے۔ سینکڑوں مرتبہ قرآن کریم پڑھا ہے لیکن میرا بھی اس طرف خیال نہیں گیا کہ یہ آیت تو کُھلا کُھلا اس نظریے کی تردید کر رہی ہے کہ حضرت شعیبؑ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے خُسر تھے۔

(اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت فضلِ عمر کی خدمتِ قرآن کا ذکر فرمایا اور جماعت کو اس سے استفادہ کرنے کی طرف توجہ دلائی)۔

اپنی کوششوں کو ثمرات سے جانچیں

اب مَیں اس مضمون کی طرف لوٹتا ہوں جو مَیں نے گذشتہ جمعہ میں شروع کیا تھا۔ یعنی دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں حکمتِ عملی کو اختیار کرنا کیونکہ قرآن کریم نے ہمیشہ دعوت الی اللہ کے مضمون کے ساتھ حکمت پر زور دیا ہے اور اس کے علاوہ صبر پر زور دیا ہے۔ مَیں نے گذشتہ خطبہ میں یہ عرض کیا تھا کہ مَیں آئندہ (اللہ نے چاہا تو) عہدیداران، منتظمین اور امراء کو مخاطب کرتے ہوئے ان کو سمجھانے کی کوشش کروں گا کہ قرآن کریم کی تعلیم کی رُو سے ان پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ پس دُعا کے بعد جو سب سے بڑی ذمہ داری ہے اور حکمت کا خلاصہ اور حکمت کی رُوح ہے کہ دُعا کے ذریعہ کام شروع کیا جائے تمام امراء اور عہدیداران جن کا اس دعوتِ الی اللہ کے کام سے تعلق ہے ان کو مَیں دوبارہ تاکید کرتا ہوں کہ بہت

---

[1]: اس سے مراد ۱۴ جون ۱۹۹۱ء کا خطبہ ہے جو حضور انور نے بیت الاوّل گوئٹے مالا میں ارشاد فرمایا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعائیں کیا کریں اپنے لئے بھی اور اپنے تابع دوسرے خدمتِ دین کرنے والوں کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو حکمت کے اعلیٰ گوہر عطا فرمائے اور قرآن کریم ایک (صاحبِ ایمان) سے جیسی حکمت کا تقاضا کرتا ہے ویسی حکمت اپنے فضل سے خود آپ کو عطا فرمائے اور آپ کی (دعوت الی اللہ) کارگر ہو، ثمردار ہو اور محض ایک کوشش نہ ہو بلکہ ایک نتیجہ خیز کوشش ہو۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ قول ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کے مختلف معانی ہیں۔ بہت ہی عارفانہ کلام ہے لیکن ایک معنی یہ بھی تو ہے کہ جو درخت پھل نہ دے وہ بنجر ہی کہلائے گا خواہ آپ اس کی کیسی ہی خدمت کریں۔ کیسی اس کی آبیاری کریں۔ دیکھنے میں وہ سرسبز و شاداب ہی کیوں نہ دکھائی دے لیکن اگر پھل سے عاری ہے تو وہ درخت کاٹے جانے کے لائق ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ پس اپنے (دعوت الی اللہ کے) کاموں کو حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ پھلوں سے جانچیں اور پھلوں سے جانچنے کے لئے ایک تو پھلوں کی مقدار، تعداد دیکھنی ضروری ہے۔ اگر کوششیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں، خرچ بڑھ رہے ہیں۔ آپ محنت کر رہے ہیں۔ ساری جماعت بظاہر مستعد دکھائی دیتی ہے۔ فائلوں کے منہ بھرے ہوئے ہیں۔ رپورٹوں میں صفحات کے صفحات (دعوت الی اللہ کی) کارروائیوں پر مشتمل ہیں لیکن جب نتیجہ تک پہنچتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہی گنتی کے چند آدمی جو پہلے تھے ویسے ہی اس سال بھی ہیں ویسے ہی اس سے پہلے تھے تو درخت کو پھل سے پہچاننے کی کیوں کوشش نہیں کرتے۔ پس سب سے پہلا کام عہدیداران کا یہ ہے کہ اپنا اور اپنے کاموں کا اور طریقِ کار کا محاسبہ کریں اور بڑی گہری اور تفصیلی نظر سے دیکھیں کہ وہ اب تک کیا کیا ذرائع استعمال کر چکے ہیں اور کب سے وہ ذرائع استعمال کر رہے ہیں اور ان ذرائع کے نتیجہ میں کہیں کوئی پھل بھی لگا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو ضروری نہیں کہ وہ ذرائع بیکار سمجھے جائیں بلکہ استعمال کرنے والوں پر بھی نظر کرنی پڑے گی اور بہت سے ایسے اسباب ہیں جن کا ذرائع کے استعمال سے تعلق ہے اور ہر سطح پر یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ جو ان ذرائع کو استعمال کر رہا ہے وہ ذاتی طور پر خود کیسا ہے۔ وہ دُعاگو ہے بھی کہ نہیں اور اس کی ذاتی توجہ پورے اخلاص کے ساتھ اور انہماک کے ساتھ ان کاموں کی طرف ہے بھی کہ نہیں۔ پس ذرائع کی چھان بین، ان کی جانچ پڑتال، ذرائع کو استعمال کرنے والوں کے حالات اور ان کی جانچ پڑتال، پھر ان کی اپنی صلاحیتوں کا جائزہ اور یہ دیکھنا کہ ہر شخص اپنی صلاحیت کے مطابق ہتھیار استعمال کر رہا ہے کہ نہیں۔ یہ ایک اتنا وسیع مضمون ہے کہ اسی پر اگر عہدیداران توجہ دیں تو ان کو معلوم ہوگا کہ یہ ایک دو دن کی بات نہیں ہے۔ مسلسل توجہ اور محنت کا تقاضا کرنے والا معاملہ ہے لیکن اس معاملہ میں مَیں کچھ باتیں مزید وضاحت سے رکھنی چاہتا ہوں کیونکہ اس قسم کی نصیحتیں میں بارہا کر چکا ہوں اور وہ کیسٹس بھی سب جماعتوں میں پہنچائی گئیں لیکن چونکہ اکثر ممالک پر اثر نہیں پڑا اس لئے میرا بھی تو یہ کام ہے کہ مَیں محاسبہ کروں اور دیکھوں کہ میرے اختیار کردہ ذرائع میں کیا نقص رہ گئے تھے اور دوبارہ مَیں پیش کروں تو کیا نئی بات پیدا کر کے پیش کروں کہ وہ باتیں جو پہلے پھل نہ لا سکی تھیں اب پھل لے آئیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جماعت کی زمین بحیثیتِ مجموعی زرخیز ہے اور گذشتہ چند سالوں میں جماعت نے مجموعی حیثیت سے (دعوت الی اللہ) میں جو نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں وہ اس بات پر تو گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ نصیحتیں سب بیکار نہیں گئیں اور محنت ضائع نہیں گئی بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ ان کوششوں کو پھل ضرور لگایا ہے لیکن کتنی زمینیں ایسی ہیں جنہوں نے بیج کو بڑھا کر واپس کیا ہے۔ یہ دیکھنا بھی ضروری ہے۔ مجموعی طور پر اضافہ تو ہوا ہے اور غیر معمولی اضافہ ہوا ہے لیکن ہر جگہ نہیں ہوا۔ بہت سے ایسے علاقے ہیں جو مثلاً ترقی یافتہ ہیں۔ یورپ اور امریکہ اور اسی طرح کے ترقی یافتہ ممالک جاپان ہے اور ان ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ کے درمیان کے ممالک جو کچھ تیسری دُنیا سے تعلق رکھتے ہیں، کچھ دوسری دُنیا سے، کچھ پہلی دنیا سے یعنی ان کے مختلف طبقات مختلف زمانوں میں بس رہے ہیں ان کے حالات کا بھی آپ جائزہ لیں تو آپ دیکھیں گے کہ اکثر ممالک میں ابھی تک ان ذرائع کے نتیجہ میں کوئی نمایاں کامیابی نہیں ہوئی لیکن جہاں ہوئی ہے ان کا مَیں نے جائزہ لیا ہے تو معلوم ہوا ہے کہ جہاں اخلاص اور محنت کے ساتھ امیر اور اس کے ساتھ شامل ٹیم نے واقعۃً پوری لگن سے کام کیا ہے۔ وہاں یہ بیان کردہ ذرائع کارگر ثابت ہوتے ہیں۔

بار بار یاد دلانے کی ضرورت ہے

اس لئے ذرائع کو تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بار بار ان کو یاد کرانے کی ضرورت ہے اور بار بار مختلف ذرائع استعمال کرنے کے طریق سمجھانے کی ضرورت ہے۔ ان خامیوں پر نظر ڈالنے کی ضرورت ہے جن کے نتیجہ میں بعض دفعہ محنتیں بیکار چلی جاتی ہیں اور درخت ثمردار نہیں ہوتے۔ یہ جو نشو و نما کا مضمون ہے یہ ساری کائنات کی ترقی کا خلاصہ ہے اور کائنات پر غور کرنے سے خواہ وہ زندگی کے وجود سے پہلے کی کائنات ہو زندگی کے وجود کے بعد کی کائنات ہو، انسان کو بہت سے حکمتوں کے موتی ملتے ہیں اور انسان کو اپنی رُوحانی انفرادی اور جماعتی ترقی کے لئے بہت سے گُر ہاتھ آتے ہیں۔ پس ان سب مضامین پر غور کے نتیجہ میں جو باتیں اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرماتا رہتا ہے مختلف مواقع پر مَیں انہیں بیان کرتا رہا ہوں اور بلاشبہ بیسیوں گھنٹے کی وہ نصیحتیں ہیں جو مختلف کیسٹس میں یا ویڈیوز وغیرہ میں موجود ہیں لیکن دبتی چلی جا رہی ہیں۔ وہ باتیں کہی جاتی ہیں لیکن جماعت کی بھاری اکثریت کے سامنے وہ نہیں آتیں اور ان کے اندر جو نشو و نما کی صلاحیتیں ہیں انہیں تحریک نہیں ملتی۔ اسی لئے مَیں یہ زور دیتا رہا ہوں کہ جو عہدیداران ہیں وہ صرف اس بات پر اکتفا نہ کریں کہ میری باتیں سمجھ کر آگے دوستوں تک پہنچائیں بلکہ یہ کوشش کریں کہ ان دبے ہوئے مضامین کو نکالیں اور حتی المقدور کوشش کریں کہ وہ احمدی احباب جو دعوت الی اللہ کا جذبہ رکھتے ہیں ان کو یہ چیزیں سنائی جائیں۔ مجلسِ عاملہ کے ممبران بھی سُنیں اور بار بار سُنیں کیونکہ سُننے کے نتیجہ میں کچھ تو ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئے طریقِ کار معلوم ہوں گے اور کچھ ان کے اندر خود تحریک پیدا ہوگی۔ ہر انسان جو ایک کام کا ارادہ کرتا ہے اور کسی مضمون کو پڑھتا ہے نئے علم کے نتیجہ میں اُسے روشنی کا احساس ہوتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ مجھے روشنی مل گئی مگر یہ نہیں جانتا کہ روشنی کا سفر لامتناہی ہے۔ ایک روشنی کے بعد آگے بھی روشنی ہُوا کرتی ہے اس روشنی کے بعد پھر اَور بھی روشنی ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو خوابوں میں جاگتے ہیں ان کو بھی جاگنے کا ایک احساس تو ضرور ملتا ہے اور وہ شعور حاصل کرتے ہیں کہ جاگنا اس کو کہتے ہیں لیکن جب سچ مچ جاگتے ہیں تو وہ کوئی اَور قسم کا شعور ہُوا کرتا ہے اور جاگنے کے بعد کچھ عرصے تک آنکھیں ملتے رہنے کے وقت جو جاگ کی کیفیت ہے وہ تبدیل ہو جاتی ہے جب پانی کے چھینٹے پڑتے ہیں اور مستعدی کے ساتھ انسان باہر آتا ہے۔ پھر جب گھر سے نکل کر باہر دُھوپ میں قدم اٹھاتا ہے تو اس کی جاگنے کی کیفیت میں ایک نیا نُور پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر روزمرّہ کی زندگی میں حصّہ لیتے ہوئے بہت سی باتیں غفلت کی حالت میں دیکھی جاتی ہیں اور جب انسان کو اندرونی طور پر جاگنے کی توفیق ملتی ہے تو ہر قدم پر اس کو ایک نئی روشنی محسوس ہوتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اب مَیں جاگا ہوں اور جب انسان معرفت کے مزید درجے حاصل کرتا ہے تو بعض اوقات بڑے بڑے صوفیاء نے آخر وقت یہی محسوس کیا کہ ہم جاگے ہی نہیں تھے بلکہ ایک نسبتی کیفیت تھی۔ چنانچہ میر دردؔ نے ایک شعر میں بڑی حسرت سے اس معرفت کا یوں اعلان کیا کہ ؎

وائے نادانی کہ وقتِ مرگ یہ ثابت ہُوا
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

تو خواب اور افسانوں کی حقیقتیں فی ذاتہٖ تو یہ حقیقتیں نہیں ہیں لیکن اکثر ہماری حقیقتیں جن کو ہم حقیقت سمجھ رہے ہوتے ہیں ان کی اپنی حیثیت خواب اور افسانے کی ہوتی ہے۔ یہ عمومی کیفیت ہے اس لئے انسان کو کسی مقام اور کسی مرتبے پر جا کر پُورے یقین اور وثوق کے ساتھ یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ میرا روشنیوں کا سفر تمام ہُوا اور مجھے سب کچھ حاصل ہو گیا۔ یہ عجز کا مقام ہے جو انسان کی تعلیم و تربیت کرتا ہے۔ دُنیا میں کوئی سفر بھی حقیقی عجز کے بغیر ممکن نہیں اور کوئی سفر بھی روشنی کے بغیر ممکن نہیں تو مَیں عہدیداران سے عاجزانہ طور پر یہ درخواست کرتا ہوں کہ جو کچھ اس مضمون پر ان کو سمجھایا گیا ہے وہ خود بھی سُنیں اور توجہ سے سُنیں اور پھر اپنے نفس کا محاسبہ کریں اور اسی طرح جن لوگوں کو وہ اس کام میں استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

میری زبان میں خطبات سنائیں

جن لوگوں کے دلوں میں تحریک پیدا کرنا چاہتے ہیں انہیں اپنی زبان میں سنانے کی بجائے میری زبان میں سنائیں۔ یہ کوئی بے وجہ تفاخر کے نتیجہ میں مَیں ہرگز نہیں کہہ رہا۔ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو کہنا میرے لئے دشوار ہے کیونکہ میری ذات سے تعلق رکھتی ہے لیکن اس کے باوجود اپنے حیاء کے جذبات کو قابو کر کے ایک فرض ادا کرنے کے طور پر کہہ رہا ہوں کہ (امام جماعت) کو جو باتیں خدا تعالیٰ دینی کاموں سے متعلق سمجھاتا ہے ان کو کہنے کے انداز بھی عطا کرتا ہے اور ان باتوں میں جیسی گہری سچائی ہوتی ہے ویسی دوسرے کی باتوں میں جگہ جگہ کہیں کہیں تو ہو سکتی ہے مگر بالعموم ساری باتوں میں ویسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچائی نہیں آسکتی اور ویسا اثر نہیں پیدا ہو سکتا۔ دوسرے سننے والا ہمیشہ بات کے نتیجہ میں اثر قبول نہیں کیا کرتا بلکہ بسا اوقات کہنے والے کے اثر کے نتیجہ میں اثر قبول کیا کرتا ہے اور یہ ایک ایسا انسانی فطرت کا راز ہے جسے سمجھے بغیر آپ خدمتِ دین کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ کلام الٰہی کا اپنا ایک اثر ہے۔ اُسے لاکھ اپنی زبان میں سمجھانے کی آپ کوشش کریں جب تک کلام الٰہی کے حوالے سے وہ بات نہ سمجھائی جائے وہ اثر نہیں پیدا ہو سکتا۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے کلام کا ایک اثر ہے جو ۱۴۰۰ سال سے زائد عرصہ گزرا وہ کم ہونے میں ہی نہیں آتا۔ وہ ایسی طاقت ہے جو ہمیشہ کی زندگی رکھتی ہے اور ایسا کلام ہے جس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہے کہ قرآن کریم کے بعد اگر کوئی زندہ کلام ہے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا کلام ہے (۔)۔

میں ہمیشہ زور دیتا رہا ہوں کہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے کلام خصوصاً ملفوظات کی طرف جماعت کو توجہ کرنی چاہیئے۔ جیسی زندگی بخش طاقت اس زمانے کے مریضوں کے لئے اور کمزوروں اور نحیفوں کے لئے حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی نصیحت میں ہے ویسی کہیں اور نہیں دیکھی گئی۔ چند فقرے پڑھنے کے بعد ہی انسان جھرجھری لے کر بیدار ہو جاتا ہے اور ان مضامین کو پڑھنے کے باوجود جن کے متعلق پہلے علم ہوتا ہے کہ کیا ہیں پھر بھی ہمیشہ نئی روشنی ملتی ہے۔ ہمیشہ نئی روحانی لذتیں عطا ہوتی ہیں تو کہنے والے کی بات، کس نے کہی، یہ اس لئے بھی اثر کرتی ہے کہ اس کا ایک مرتبہ اور مقام ہے جو اپنے دل کو بھاتا ہے، اپنے دل کو پیارا لگتا ہے اور پیار کے نتیجہ میں بات میں زیادہ اثر پیدا ہو جاتا ہے، اور دوسرے یہ کہ جو کہنے والے خدا کے زیادہ قریب ہیں ان کی باتیں بھی خدا کے زیادہ قریب ہوتی ہیں اور ان میں اثر بھی نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔

پس ہر (امام) کے وقت میں جو اس زمانے کے حالات ہیں ان سے متعلق جو (امام جماعت) کی نصیحت ہے وہ لازماً دوسری نصیحتوں سے زیادہ مؤثر ہوگی۔ اس تعلق کی بناء پر بھی اور اس وجہ سے بھی کہ خدا تعالیٰ نے جو ذمہ داری اس کے سپرد کی ہوتی ہے خود اس کے نتیجہ میں اس کو روشنی عطا کرتا ہے۔

مددگار پیدا ہونے کی دعا کریں

پس پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ ان حکمت کی باتوں کو سمجھیں اور انہیں تخفیف کی نظر سے نہ دیکھیں بلکہ حتی المقدور کوشش کریں کہ پرانے دبے ہوئے ریکارڈ سے ان کیسٹس کو یا ویڈیوز کو یا تحریروں کو نکالیں اور اگر ساری جماعت کو یکدفعہ ان باتوں سے روشناس نہیں کرا سکتے کیونکہ یہ بہت مشکل کام ہے۔ میں جانتا ہوں۔ میں نے ہر میدان میں عملی کام کر کے دیکھے ہوئے ہیں۔ کہنا آسان ہے، کرنا اتنا آسان نہیں ہوا کرتا مگر یہ ضروری ہے کہ ہر مشکل سے مشکل کام بھی کچھ نہ کچھ ضرور کیا جا سکتا ہے۔ پس میں یہ تقاضا نہیں کرتا کہ یہ ساری باتیں آناً فاناً کر دکھائیں مگر آپ کے پروگرام میں ان کو ایک اہمیت حاصل ہونی چاہیئے۔ آپ کے پروگرام میں ان کو ایک اوّلیت نصیب ہونی چاہیئے اور اس کے نتیجہ میں پھر ہر وقت جائزہ لیتے رہنا چاہیئے کہ کتنے احبابِ جماعت تک جو (دعوت الی اللہ) کے کاموں میں متعلق ہو رہے ہیں یہ باتیں (امام جماعت) کی آواز میں اسی کی زبان سے پہنچائی جا چکی ہیں۔ اب اس کے لئے ایک نظام مقرر کرنا پڑے گا۔ امیر کے لئے ممکن ہی نہیں ہے کہ تمام ذمہ داریاں ادا کرنے کے علاوہ ہر وقت اس قسم کے تفصیلی مضامین کی بھی نگرانی کرے لیکن آخری نگرانی بہرحال اُسے کرنی ہے۔ جہاں امیر کی آنکھ غافل ہوئی وہاں ہر طرف اندھیرا ہو جائے گا۔ اس لئے امیر کے لئے ضروری ہے کہ ایسا نظام مقرر کرے کہ اس کے مددگار اور اس کے نصیر پیدا ہوں۔ اور جب میں یہ کہتا ہوں تو معاً قرآن کریم کی وہ آیت پھر ذہن میں اُبھرتی ہے کہ وہ دعا اس موقع پر بہت ہی ضروری ہے (۔ بنی اسرائیل آیت: ۸۱)۔ کیونکہ اس دعا کا تعلق ظاہری سفر سے بہت زیادہ روحانی سفر سے ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو روحانی سفر میں جو مدارج عطا ہوئے تھے ان مدارج سے تعلق ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ ہر مرحلہ جو طے ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیر کے ذریعہ طے ہوتا ہے اور محض اپنی کوشش سے طے نہیں ہوتا۔ پس اس دعا کے ساتھ جب امراء اور دیگر عہدیداران اپنے کام کا آغاز کریں گے اور منصوبہ بندی کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) ان کو نئی روشنی نصیب ہوگی۔ ان کو نئے مددگار ملیں گے اور یہ محض ایک عقلی استدلال نہیں ہے بلکہ تجربے کی بات ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر دعا پر اخلاص کے ساتھ پورا انحصار ہو۔ یقین کے ساتھ انحصار ہو تو روزمرّہ کے طبعی مددگار صرف نہیں ملتے بلکہ ایسے مددگار ملتے ہیں جن کے متعلق خدا تعالیٰ یقین دلاتا ہے کہ یہ دعا کا نتیجہ ہیں۔ ایسے مددگار جو پہلے غافل تھے وہ جاگ اُٹھتے ہیں۔ ایسے لوگ مدد کو آ جاتے ہیں جن کے متعلق انسان کو توقع ہی نہیں تھی اور نصیر کا مضمون دن بدن شہادت کی دنیا میں ظاہر ہوتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے فیض اور اس کا فضل نصیر کا روپ دھار دھار کر غیب سے وجود میں آ جاتا ہے اور واقعۃً آپ ان مددگاروں کو دیکھتے ہیں اور پھر وہ مددگار جو خدا کی طرف سے عطا ہوتے ہیں ان میں سلطانیت پائی جاتی ہے۔ یہ ایک بہت ہی گہرا اور عظیم مضمون ہے جو قرآن کریم کی اس دعا نے ہمیں سمجھایا کہ دنیا کے مددگار ضروری نہیں کہ اپنی مدد میں طاقت بھی رکھتے ہوں اور ان کی مدد کو غلبے کی ضمانت نصیب ہو مگر اس دعا کے نتیجہ میں جو مددگار ملتے ہیں ان کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ تم نے سلطانِ نصیر مانگے تھے اور تمہیں سلطانِ نصیر ہی عطا ہوتے ہیں اور اس طرح تم پہچان لو کہ جو کچھ تمہیں ملا ہے تمہیں دعا کے نتیجہ میں ملا ہے۔ سلطان کا مطلب ہے: غالب، بادشاہ کو بھی سلطان کہتے ہیں جس میں طاقت ہو۔ جو کرنا چاہے وہ کر دکھائے۔ جس میں دلیل بھی ہو معقولیت بھی ہو۔ سلطان بہت عظیم لفظ ہے۔ پس ایسے نصیر ملیں گے جو استدلال کی قوت رکھتے ہوں گے جن میں غلبے کی صلاحیت موجود ہوگی جو جیسا چاہیں وہ کر دکھا سکتے ہوں گے۔ ایسے مددگار اگر حاصل کرتے ہیں تو اس سفر کے آغاز میں بھی یہ دعا کریں اس سفر کے دوران بھی یہ دعائیں کیا کریں۔

محاسبہ کرتے وقت بہت سی باتوں کو پیشِ نظر رکھنا ہوگا۔ مثلاً سفر سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس وقت آپ کس مقام پر کھڑے ہیں۔ تمام حالات کا جائزہ لینا اور یہ دیکھنا کہ ہم کون کون سے ذرائع استعمال کر رہے ہیں۔ یہ محاسبے کے لئے ضروری ہے لیکن اس کو حقیقت کی نظر سے دیکھنا ہوگا۔ رپورٹوں کی زبان میں نہیں پڑنا بلکہ واقعۃً جانچنا ہے، دیکھنا ہے، پرکھنا ہے کہ جو کچھ ہونا چاہیئے وہ ہو بھی رہا ہے کہ نہیں اور کتنا ہو رہا ہے۔ اب کہنے کو تو سب کام کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ جو جو ذرائع ہمارے اختیار میں تھے ہم نے پورے کر لئے۔ ہم نے خطوط لکھے۔ ہم نے تمام احبابِ جماعت کو بار بار متوجہ کیا، ان کو بتایا کہ لٹریچر کے ذریعے، دوسرے ذرائع سے، تعلقات بڑھا کر، دعوتیں کر کے، ویڈیو دکھا کر، آڈیو سنا کر اس طرح تم (دعوت الی اللہ) کرو ہم سب کچھ کر چکے ہیں لیکن نتیجہ ابھی نہیں نکلا۔ اور جو سب کچھ کر چکے ہیں ان میں پہلے دیکھنا یہ ہے کہ وہ کر بھی چکے ہیں کہ نہیں۔ اس چیز نے آگے جا کر عملی جامہ پہنا بھی کہ نہیں۔ لیکن جو سیکرٹری (دعوت الی اللہ) ہے جب وہ یہ لکھ دیتا ہے تو اپنی رپورٹ میں ہمیں مطلع کر دیتا ہے کہ ہم نے سب ذرائع اختیار کر لئے۔ حالانکہ یہ درست بات نہیں ہے۔ اگر سیکرٹری (دعوت الی اللہ) کھیت کے کنارے پر جا کر دیکھے کہ وہاں پانی پہنچا بھی تھا کہ نہیں تو اس کو معلوم ہوگا کہ وہ سب زبانی جمع خرچ تھا۔ جہاں یہ باتیں عمل میں ڈھلنی چاہئیں وہاں یہ باتیں ہی رہیں اور عملاً کچھ بھی نہیں ہوا یا ہوا تو ایک دو کے سوا کسی نے کچھ نہیں کیا اور پھر جس نے جس طرح کیا اس پر نظر رکھنا۔ یہ ایک بہت وسیع مضمون ہے۔ آج کے خطبہ میں تو اس کو بیان کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ لیکن آئندہ (اللہ نے چاہا تو) اگر کوئی اور مضمون ایسا نہ ہوا جس کو پہلے بیان کرنا ضروری ہو تو میں اس کو مزید تفصیل سے آپ کے سامنے رکھوں گا۔

بہرصورت میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ امراء کو ان باتوں کی روشنی میں اور جو مزید باتیں میں ان کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں، نئے سرے سے اس سارے کام کو ترتیب دینا چاہیئے۔ مجلسِ عاملہ کی ایک میٹنگ کافی نہیں ہے۔ بار بار ایسی میٹنگز بلانی پڑیں گی۔ اگر ہنگامی طور پر چند دن کی رخصتیں لے کر بھی سب کو اکٹھا دن رات بیٹھنا پڑے تو ایسا کریں لیکن مقصود یہ پیشِ نظر ہوگا کہ ہم نے اپنی گذشتہ حالت پر راضی نہیں رہنا کیونکہ بہت بڑا کام ہے جو ہمیں کرنا ہے اور اگر ہم نہیں کریں گے تو ہم خوابوں میں بس رہے ہوں گے اور اگر اس حالت میں ہم نے جان دے دی تو پھر میر درد کا یہ شعر ہم پر بھی صادق آئے گا کہ ؎

وائے نادانی کہ وقتِ مرگ یہ ثابت ہوا
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اکثریت بانجھ نہیں ہوا کرتی

پس اس خواب کو حقیقت میں بدلنا ہے۔ یہ مقصد ہے اس کے لئے عزم کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ایک چیلنج کو قبول کرنے کی ضرورت ہے۔ اس فیصلے کی ضرورت ہے کہ ہم نے بہرحال تبدیلی کرنی ہے اور اس یقین کی ضرورت ہے کہ جو جماعت آپ کو میسّر ہے اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اس بات کی صلاحیت موجود ہے۔ ہر احمدی میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ ایک سے دو اور دو سے چار ہو۔ بیج خراب نہیں ہیں۔ بیج صحیح استعمال نہیں ہو رہے یا جس طرح ان میں بعض دفعہ پڑے پڑے بوسیدگی سی پیدا ہو جاتی ہے ایسی کیفیت ہو گی لیکن بیجوں میں اُگنے کی صلاحیت ضرور موجود ہے۔ دُنیا میں جو قانونِ قدرت ہمیں دکھائی دیتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ لوگ بانجھ تو ضرور ہوتے ہیں لیکن اکثریت بانجھ نہیں ہوا کرتی۔ اکثریت میں پنپنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ پس اگر اکثریت بانجھ نظر آئے تو خدا تعالیٰ کے قانون پر حرف رکھنے کا آپ کو حق نہیں ہے۔ ہرگز ایسی جرأت نہ کریں۔ آپ کو یقیناً یہ سوچنا چاہیئے اور یہ نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے بیج تو ہمیں اچھے دیئے تھے لیکن ہماری غفلت سے ان بیجوں کو کچھ ایسی بلا چمٹ گئی ہے یا کچھ ایسا وبال لگ گیا ہے کہ جس کے نتیجہ میں وہ پھوٹ نہیں رہے اور نشوونما اختیار نہیں کر رہے تو یہ ایک سفر سے پہلے کا لازمی نتیجہ ہے جو سفر سے پہلے آپ کو نکالنا ہوگا ورنہ سفر کے بعد جو نتیجہ نکلنا چاہیئے وہ نہیں نکلے گا اور یہ نکتہ بھی آپ کو خوب سمجھنا چاہیئے کہ ہر سفر کے آغاز پر اس کا نتیجہ پہلے نکل جایا کرتا ہے۔ اس کو سائنس کی اصطلاح میں بلیو پرنٹ کہتے ہیں اور قرآن کریم نے بھی اس مضمون پر روشنی ڈالی ہے اور احادیث نے بھی اس مضمون پر روشنی ڈالی ہے کہ کائنات کی پیدائش سے پہلے انسان کا بلیو پرنٹ موجود تھا(۔) پس نتیجہ وہی نکلتا ہے جو پہلے آغاز میں نکالا جا چکا ہو۔ پس اگر آپ نے (دعوت الی اللہ کی) کوششوں کے لئے ایک مکمل نظام اپنے ذہن میں رکھا اور پورے عزم کے ساتھ یہ فیصلہ کیا کہ اپنے خیالی ڈھانچے کو عملی جامہ ضرور پہنا کر چھوڑیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی یہ کوششیں ضرور نتیجہ خیز ہوں گی لیکن اگر سفر سے پہلے آپ کو یقین ہی نہ ہو، سفر سے پہلے آپ یہ سمجھتے ہوں کہ ہمارا کہہ دینا فرض ہے مگر یہی ہوتا رہتا ہے۔ جب سے ہم نے دیکھا ہے اسی طرح لوگ سنتے بھی ہیں اور بھول بھی جاتے ہیں۔ یاد کرانے والے یاد بھی کراتے ہیں اور پھر غافل ہو جاتے ہیں اور بالآخر وہی روئیداد جو پہلے رونما ہوا کرتی تھی وہی رونما ہوتی رہے گی۔ یہ نتیجہ جب آپ نے پہلے نکال لیا تو آپ نے اپنی ناکامی کا نتیجہ نکالا ہے۔ آپ کا بلیو پرنٹ بیمار ہے۔ بیج ناقص نہیں۔ آپ کے دماغ کا بیج بانجھ ہو گیا ہے۔ اس لئے بڑے کھلے دماغ کے ساتھ اور تیز نگاہ کے ساتھ اس بات کو خوب اچھی طرح دیکھ لیں کہ کون سا سفر آپ اختیار کرنے والے ہیں اور آپ کے اعلیٰ مقاصد کیا ہیں اور پھر اگر آپ یقین رکھتے ہیں کہ یہ مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں۔ یہ ناممکن نہیں ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ ناممکن نہیں رہیں گے۔ وہی مقولہ صادق آتا ہے انگریزی کا محاورہ ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص کو علم نہیں تھا کہ جو میں کام کرنے لگا ہوں یہ ناممکن ہے۔ پس وہ آگے بڑھا اور اس نے اس کو کر لیا۔ یہ ناممکن ہونے کا احساس بڑی بیماری ہے۔ یہ سب سے بڑا مرض ہے جو تمام منصوبوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ آپ بظاہر ناممکن نہ بھی کہیں اور سرِ تسلیم خم کر دیں کہ ہاں جی! ہم نے آپ کی نصیحتیں سن لی ہیں تو احمدیوں میں خدا کے فضل سے یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ ایک سے دو ہو سکتے ہیں۔ یہ کہہ کر آپ بظاہر تائید کر سکتے ہیں لیکن عملاً آپ کے دل کی سوچ کے اندر یہ مرض موجود ہوگا کہ ٹھیک ہے جی، اسی طرح ہوتا آیا ہے۔ کیسے ہو سکتا ہے یہ تو خیالی باتیں ہیں۔ آئیڈیل باتیں ہیں کبھی عملی دُنیا میں ہوئی نہیں۔ اس لئے ٹھیک ہے کوشش کریں گے۔ ہوگا تو وہی جو پہلے ہوتا رہا ہے تو آپ نے اپنی تمناؤں کی جڑوں پر ابھی سے تبر رکھ دیا۔ جو تمنائیں ہی مر جائیں ان کے آگے اس کے نتیجے کیسے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جاگیں اور بیدار ہوں اور یقین کریں کہ خدا تعالیٰ نے جیسے دُنیا کے نظام میں اکثر بیجوں میں پھولنے پھلنے کی صلاحیت رکھی ہوتی ہے۔ اکثر انسانوں کو یہ صلاحیت بخشی ہے کہ وہ صحیح طریق اختیار کریں تو خدا ان کو اولاد عطا کرے۔ اسی طرح حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی جماعت بھی گذشتہ انبیاء کی جماعتوں کی طرح بالعموم یہ صلاحیت رکھتی ہے کہ وہ پھولے پھلے اور دُنیا میں ایک انقلابِ عظیم برپا کر دے اور اتنے وقت میں کرے کہ اس انقلاب کے دوران وہ آپ بیمار نہ ہو چکی ہو۔ وہ اُمتیں جن کو پھل دیر سے لگتے ہیں۔ بہت لمبے عرصے بعد لگتے ہیں۔ ان کی نشوونما بعض دفعہ ایسے ذرائع سے ہوتی ہے جو ان کے اختیار میں ہی نہیں ہوتے۔ خدا کی تقدیر کا وعدہ ہے کہ میں غالب آؤں گا اور غالب کروں گا تو زمانے کے حالات ایسے ہو جاتے ہیں کہ اکثریت ان کے ساتھ ہو جاتی ہے مگر ضروری نہیں کہ ان کے اندر صلاحیتیں باقی رہی ہوں۔ ضروری نہیں کہ وہ صالح لوگ رہیں۔ بہت سی فتوحات ایسی بھی ہوتی ہیں جبکہ اُمتیں بیمار ہو چکی ہوں اور پھر فتح نصیب ہوتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم جب تک کمزور اور محدود تھی باصلاحیت تھی۔ اس میں ایسے لوگ تھے اور بڑی کثرت سے تھے جنہوں نے وحدانیت کو ہمیشہ زندہ رکھا۔ وحدانیت سے چمٹے رہے۔ وحدانیت کا عَلَم بلند رکھا۔ اس کی خاطر قربانیاں دیں۔ خدا کی توحید پر قائم رہے۔ ان کا ذکر سورۂ کہف میں اصحاب الکہف کے ذکر میں ملتا ہے لیکن جب عیسائیت سے روم فتح ہو گیا تو ایسی حالت میں فتح ہوا کہ تثلیث پھیل چکی تھی۔ اب سوال یہ ہے کہ فتح کا وعدہ تو خدا نے پورا کر دیا کیونکہ وہ مسیح سے وعدہ تھا لیکن وہ ایک بیمار فتح تھی۔ اس کے نتیجہ میں یہ نہیں کہ دُنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ میں پہلے بھی اس مضمون پر روشنی ڈال چکا ہوں۔ سچے مذاہب بگڑنے کے باوجود بھی بہت سی صلاحیتیں زندہ رکھتے ہیں اور کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ سچے مذاہب خواہ بگڑ چکے ہوں ان کے غلبے سے دُنیا کو فائدہ نہ پہنچا ہو۔ ایک جہت سے نہ ہو دوسری جہت سے پہنچ جاتا ہے مگر مذہب کا جو اصل اعلیٰ مقصد ہے وہ حاصل نہیں ہوتا اور ہر مذہب کا اعلیٰ مقصد توحید کا قیام ہے۔ پس عیسائیت کی بڑی بدنصیبی ہے کہ ایسی حالت میں فتح پائی جبکہ توحید بالعموم ہاتھ سے جاتی رہی تھی اور بہت تھوڑے تھے جو توحید پر قائم تھے۔ پس صرف یہ بحث نہیں ہے کہ آپ میں بڑھنے اور پھلنے پھولنے کی صلاحیت ہے بلکہ اس صلاحیت کو اس تیزی سے استعمال کریں کہ آپ کی رُوحانی صلاحیتیں ابھی زندہ ہوں اور ان میں نقص نہ پیدا ہو چکے ہوں۔ اگر بیمار حالت میں آپ کو ترقی نصیب ہو تو اس ترقی کا کوئی نمایاں فائدہ نہیں ہے۔ کچھ نہ کچھ فائدہ تو ضرور ہوگا لیکن اعلیٰ مقاصد میں آپ ناکام ہو چکے ہوں گے۔ اس لئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ترقی کی رفتار کا اقدار کی حفاظت سے ایک گہرا تعلق ہے۔ بہت دیر تک اگر قوموں کو ترقی نہ ملے تو بعض دفعہ آہستہ آہستہ زنگ لگنے شروع ہو جاتے ہیں اور غیر معاشروں سے وہ مغلوب ہونے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے معاشرے کے اندر ایک طاقت پیدا ہونی چاہیئے اور وہ تعداد کے بڑھتے رہنے سے ہوتی ہے۔ وہ طاقت جو اس یقین کے ساتھ پیدا ہوتی ہے کہ ہم غالب آ رہے ہیں اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اقدار کی بھی حفاظت ہوتی ہے ورنہ دیر تک ترقی نہ ملنے کے نتیجہ میں یا سست روی کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ جو کچھ انسان نے حاصل کیا ہے وہ بھی ہاتھ سے جانے لگتا ہے اور قومیں رُوحانی لحاظ سے تنزل اختیار کرنا شروع کر دیتی ہیں۔

رُوحانی بقا کی ضروریات

پس بہت سے ایسے محرکات ہیں، بہت سی ایسی وجوہات ہیں جن پر نظر رکھتے ہوئے میں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری روحانی بقا کے لئے آج تیز رفتاری سے آگے بڑھنا ضروری ہے۔ آج ہمیں ایسے ممالک چاہئیں جہاں جماعت احمدیہ غالب آ کر ایک غالب معاشرہ دُنیا کے سامنے پیش کر سکے ورنہ اپنے معاشرے کی صحت پر ہی نئی نسلوں کو یقین نہیں رہے گا۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن سے گفتگو ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں ٹھیک ہے احمدیت اچھی ہو گی مگر وہ کون سی جگہ ہے جہاں احمدیت نے دُنیا کی حالت تبدیل کر کے ایک پُرامن معاشرہ پیش کیا ہو جس کے نتیجہ میں ہم کہہ سکیں کہ ہاں یہ تجربہ باقی دُنیا کے لئے بھی لائقِ تقلید ہے۔ ایسا کوئی ملک ہمیں نظر نہیں آتا۔ بستیاں کچھ دکھائی دیں گی مگر ایسی بستیاں جن پر غیر معاشرے کے غلبہ کی وجہ سے اچھی چیز میں بُری چیز کی ملاوٹ ہے اور کوئی بھی ایسی بستی نہیں دکھائی جا سکتی جس کو ہم کہہ سکیں کہ ہاں یہ خالصۃً احمدی معاشرے کی نمائندہ ہے کیونکہ اس پر احمدیت ہی اثر انداز ہوئی ہے اور باقی اثرات سے اس بستی کو بچایا گیا ہے۔ یہ غلبہ کے نتیجہ میں ہوا کرتا ہے۔ پس مجھے ایک کوڑی کی بھی دلچسپی سیاسی غلبہ میں نہیں۔ مگر اس بات میں دلچسپی ہے کہ احمدیت کو تمدنی اور معاشرتی غلبہ نصیب ہو اور اس کا ایک تعلق سیاسی غلبہ سے ضرور ہے خواہ سیاست کی آپ کو ایک کوڑی کی بھی پرواہ نہ ہو۔ آپ کو ملکوں میں تمدنی غلبے حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور عددی اکثریت کے بغیر یہ غلبہ حاصل ہو نہیں سکتا۔ اس لئے اور باتوں کے علاوہ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم تیزی کے ساتھ پھیلنا، پھولنا، پھلنا، بڑھنا شروع کر دیں اور ہر ملک میں ایک انقلابی تبدیلی واقع ہو۔ پس امراء کو چاہیئے اور ان کے ساتھ دوسرے خدمت کرنے والوں کو چاہیئے کہ اس مضمون کی اہمیت کو تو سمجھیں۔ بہت ہی اہم مضمون ہے۔ امریکہ ہو یا یورپ کے دیگر ممالک وہاں اس کثرت سے (۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دشمن قدریں بڑھ رہی ہیں اور نئے عزائم لے کر (د) حملہ کرنے کے لئے منصوبے بنائے جارہے ہیں۔ ایسی حالت میں کہ جب آپ کمزور ہیں، اتنے کمزور ہیں کہ آپ کا معاشرہ اپنی ذات میں اپنی حفاظت کی اندرونی طاقت بھی نہیں رکھتا تو کہاں تک آپ یہ مقابلہ کر سکتے ہیں۔ دُعاؤں اور مسلسل محنت کے ذریعہ کچھ نسلوں کو آپ سنبھال سکتے ہیں مگر آپ کے ماحول میں ارد گرد جو لوگ رہتے ہیں وہ آپ سے بحیثیت قوم متأثر نہیں ہو سکتے۔ انفرادی طور پہ ہو سکتے ہیں مگر کونسا مُلک ہے جہاں یہ کہا جا سکے کہ احمدی معاشرہ غالب آگیا ہے اور وہ ایک مثال بن گیا ہے اور تمام مُلک کے باشندوں کی نظریں اس معاشرے کی طرف اُٹھ رہی ہوں۔ جب تک یہ واقعہ نہیں ہوتا ہماری تمدّنی اور معاشرتی قدروں کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ اس لئے یورپ کے ممالک میں خصوصیت کے ساتھ احمدیت کو ایک جھرجھری لے کر بیدار ہونا چاہیئے اور سوچنا چاہیئے کہ بظاہر وہ بیدار ہیں لیکن ابھی خواب میں ہیں۔ نئے ارادوں کے ساتھ اٹھنا چاہیئے اور نئے عزم کے ساتھ نئے منصوبے بنانے چاہئیں اور دعائیں کرتے ہوئے اس سفر کا آغاز کرنا چاہیئے جس کا اکثر جگہ آغاز بھی نہیں ہوا۔ بہت ہی طمانیت کے ساتھ اور بہت ہی خود اعتمادی کے ساتھ بعض یورپ کے امراء مجھے لکھتے ہیں کہ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) خدا کے فضل سے آپ کی دعاؤں سے اس سال ہمیں ۷۰ بیعتیں ملی ہیں جبکہ گذشتہ سال مثلاً ۵۵ تھیں اور میں کہتا ہوں اللہ رحم کرے۔ میری دعائیں اگر ایسی ہی ہیں تو اللہ میرے اوپر بھی رحم کرے۔ میں تو دعائیں کرتا ہوں کہ ہزاروں لاکھوں میں تبدیل ہوں اور مجھے یہ کہہ رہے ہیں کہ تمہاری دعاؤں سے ۷۰ ملی ہیں۔ میں کہتا ہوں اللہ تجھے معاف کرے۔ یہ کیسی دعائیں ہیں جو (اللہ تعالیٰ پناہ دے) ایسی نامقبول ہیں۔ مگر دُعائیں بھی اس وقت قبول ہوتی ہیں جب دعائیں جن کے لئے کی جاتی ہیں وہ صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ یہ یاد رکھیں کہ اولاد کے حق میں بھی دُعائیں نہیں لگا کرتیں اگر اولاد ان کو قبول کرنے کی صلاحیت نہ رکھتی ہو اور اُسے تمنّا ہی نہ ہو۔ یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کا ایک عجیب مضمون ہے جس میں (جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کردے۔ الکہف ۳۰) کا مضمون خدا کی تقدیر میں ہر جگہ صادق آتا ہے۔ ہر شخص کی اپنی تمنّا اور خواہش کا اس کی زندگی کا رُخ ڈھالنے میں ایک گہرا تعلق ہے اور محض دوسرے کی دُعائیں کارگر ثابت نہیں ہوتیں جب تک وہ خود اُن دُعاؤں کے رُخ پر چلنے کی تمنّا پیدا نہ کرے۔ ہوائیں ضرور سفر میں ممد ہو جایا کرتی ہیں۔ سمندری سفروں میں بھی اور دُنیا کے عام سفروں میں بھی، ہوائی جہازوں کی بھی ہوائیں مدد کرتی ہیں۔ موٹروں کی بھی مدد کرتی ہیں۔ پیدل چلنے والوں کی بھی مدد کرتی ہیں لیکن جو ہوا کے مخالف چل رہا ہو اس کی کیسے مدد کر سکتی ہیں۔ اس لئے دعاؤں کا مضمون بھی ہواؤں سے ایک نسبت رکھتا ہے۔

سارے افرادِ جماعت مل کر کوشش کریں

پس یاد رکھیں کہ آپ کے حق میں آپ کی اپنی دُعائیں یا میری دُعائیں یا ان بزرگوں کی دعائیں جو ہم سے پہلے گزر گئے اور بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے دُعائیں کرتے کرتے انہوں نے جان دی تبھی مقبول ہوں گی جب آپ ان دعاؤں کے رُخ پر سفر کرتے کے ارادے کریں گے اور ارادے ہی نہیں کریں گے بلکہ جب ان ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کوشش کریں گے تو پھر دیکھیں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ کی رفتار کو کس طرح غیر معمولی الٰہی تائید حاصل ہوتی ہے۔ پس یہ ۷۰، ۸۰، ۱۰۰، ۲۰۰ یورپ اور امریکہ اور کینیڈا کی اطلاعات ایسی تکلیف دہ ہیں کہ دل حیران ہو جاتا ہے کہ ان کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ کوئی حیثیت ہی نہیں ہے اور کیوں یہ یقین نہیں کرتے کہ اگر حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی جماعت کے چند افراد چند اور آدمی پیدا کر رہے ہیں تو باقی افراد کیوں بانجھ پڑے ہیں۔ وہ بانجھ نہیں ہیں آپ نے ان کے لئے وہ ماحول نہیں پیدا کیا جس میں وہ نشوونما پا سکتے ہیں۔ ان کی اتنی تربیت نہیں کی۔ ان کی مدد نہیں کی۔ ان کے مسائل پر پورا غور نہیں کیا۔ یہ جائزہ نہیں لیا کہ آپ کس طرح (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں۔ اس میں کیا کیا نقص رہ گئے ہیں۔ کون سے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں تھے جو نہیں کئے۔ کون سے ذرائع ہیں جن کا ذکر کاغذوں میں تو ملتا ہے مگر عمل کی دُنیا میں ناپید ہیں۔ ان سب جائزوں کے بغیر جس کو میں محاسبہ کا نام دے رہا ہوں آپ کے سفر کا آغاز ہو ہی نہیں سکتا۔

اپنا محاسبہ کریں اور نئے منصوبے بنائیں

پس آج کے خطبہ میں آخری نصیحت یہی ہے کہ آپ محاسبہ کریں اور منصوبہ بنانے سے پہلے خوب اچھی طرح معلوم کرلیں کہ ساری جماعت میں کہاں کہاں کیا کیا کیفیت ہے۔ کس صلاحیت کے لوگ ہیں۔ کون سے ایسے ہیں جو (دعوت الی اللہ کے) لحاظ سے نشوونما کی صلاحیت اس حد تک رکھتے ہیں کہ آپ ان کو تھوڑا سا بھی سمجھائیں اور ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھائیں تو وہ چل سکتے ہیں۔ کتنے ایسے ہیں جو ابھی اس معیار سے نیچے ہیں اور ان کی صلاحیتیں مخفی ہیں۔ ابھی ان پر زیادہ محنت اور کام کی ضرورت ہے۔ ہر پہلو سے یہ جائزے لے کر جب آپ مکمّل طور پر اپنی پہچان کر لیں گے کہ آپ کہاں کھڑے ہیں تو اس کا نام محاسبہ ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ محاسبے ہی کا دوسرا نام روشنی ہے۔ ہر سفر کے آغاز سے پہلے اگر اندھیروں کا سفر ہو تو روشنی کی ضرورت ہے اور محاسبہ آپ کو روشنی عطا کرتا ہے۔ اگر اپنا محاسبہ کئے بغیر آپ سفر کریں گے تو آپ ٹھوکریں کھائیں گے۔ آپ کو پتہ نہیں چلے گا کہ کس رُخ پر جانا ہے اور وہ سفر اگر طے بھی ہو تو بڑی مصیبت اور مشکل سے طے ہوگا لیکن تیز رفتاری سے ہرگز نہیں۔ روشنی مل جائے تو اندھیروں کا سینہ چیرتے ہوئے وہ آگے آگے بڑھتی ہے اور آپ کو ساتھ لئے لئے جس رفتار سے آپ چاہیں آپ کو آگے بھگائے پھرتی ہے اور بہت قوت اور یقین اور حوصلے کے ساتھ آپ پُرخطر راہوں کے بھی سفر کر سکتے ہیں کیونکہ آپ کو خطرات دُور سے دکھائی دیتے ہیں۔ پتہ لگتا ہے کہاں کوئی جانور ہے۔ کہاں کوئی پتھر ہے۔ کہاں کوئی گڑھا ہے۔ کہاں سڑک کا کنارہ ہے۔ کہاں جھاڑیاں ہیں۔ کہاں قدم رکھنے ہیں کہاں نہیں رکھنے۔ یہ باتیں محاسبہ سے ملتی ہیں۔ پس دُعا کے بعد جو ہمیشہ اوّلیت رکھتی ہے اور ہمیشہ اوّلیت رکھے گی اور پھر ساتھ ساتھ چلے گی آپ کو (دعوت الی اللہ) کا سفر کرنے سے پہلے اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ جن جن باتوں کی میں نے نشاندہی کی ہے ان میں بھی محاسبہ کریں۔ اور پھر اس محاسبہ کے بعد منصوبہ بنانے میں اگلا قدم کیا ہونا چاہیئے اس کی کچھ تفاصیل (اللہ نے چاہا تو) میں آئندہ خطبہ میں بیان کروں گا اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ تمام ممالک کے امراء اور ان کے ساتھی، ان کی مجلسِ عاملہ خواہ ان کا شعبہ اصلاح وارشاد سے تعلق ہو یا نہ ہو وہ سارے اپنی زندگی کا اعلیٰ مقصد یہ بنالیں گے کہ ہم نے (دعوت الی اللہ کے) نقطۂ نگاہ سے جماعت میں ایک انقلاب برپا کر دینا ہے۔ ایک نئی فضا پیدا کرنی ہے۔ نئی زمین بنانی ہے نیا آسمان بنانا ہے، کیونکہ اس بوسیدہ زمین اور بوسیدہ آسمان میں تو ہمارے سفر طے نہیں ہو سکتے جس میں آج ہم سانس لے رہے ہیں۔ ہماری صلاحیتوں کی اکثریت بیکار بیٹھی ہوئی ہے۔ ہم کو خدا تعالیٰ نے نشوونما کی جو طاقتیں دی ہوئی ہیں ان کو پنپنے کے لئے جس ماحول کی ضرورت ہے ابھی وہ میسّر نہیں ہے۔ اس لئے اس مضمون پر (اللہ نے چاہا تو) آئندہ مزید روشنی ڈالوں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم جلد جلد بیدار ہوں اور بیدار ہونے کے بعد نئی بیداریوں کے سفر شروع کریں۔ نئی روشنیاں ہمیں عطا ہوں، ہماری رفتاریں بڑھیں اور دیکھتے دیکھتے ہم (د-) دین کو ساری دُنیا میں پھیلانے میں کامیاب ہو جائیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

خریداران الفضل متوجہ ہوں

خریداران الفضل کی نئی چٹیں عنقریب چھپوائی جارہی ہیں۔ اگر کسی خریدار نے پتہ میں تبدیلی یا درستی کروانا ہو تو اپنے خریداری نمبر کے حوالہ سے تحریر فرمائیں۔ پتہ صاف ہونا چاہیئے تاکہ تعمیل کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ نیز اپنے ڈاک خانہ کے پوسٹ کوڈ نمبر سے بھی آگاہ فرمائیں (مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

قائدین کرام

براہ کرم اپنی تجنید ۹۲-۱۹۹۱ء فوری طور پر مرکز کو ارسال فرمائیں۔

مہتمم تجنید
مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

دنیا میں دو طرح کی دعائیں ہوا کرتی ہیں۔ ایک تو وہ دعا ہوتی ہے جس میں انسان دوسروں کو بھی شریک کرنا چاہتا ہے اور اس غرض کے لئے وہ بلند آواز سے دعائیہ کلمات کو دہراتا چلا جاتا ہے۔ اور ایک دعا ایسی ہوتی ہے جو انسان علیحدگی میں کرتا ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اور بھی اس کے ساتھ شامل ہو۔ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو اس کا اصل مقام اخفاء ہوتا ہے۔ یعنی آہستہ آہستہ دعا کرنا۔ تاکہ دوسرے کے کانوں میں آواز نہ پڑے مثلاً اگر اس میں اضطراب اور اضطرار ہوتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں نے لوگوں کے سامنے تضرع سے دعا کی تو میری آواز نکلے گی جس کو میں پسند نہیں کرتا تو وہ علیحدگی میں دعا کرتا ہے۔ تاکہ اس کے اضطراب اور اضطرار پر کوئی دوسرا مطلع نہ ہو۔ یہاں حضرت زکریا علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ (...) حضرت زکریا نے آہستہ آواز میں دعا کی۔ یعنی وہ اس دعا میں دوسروں کو شریک کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔ کیوں نہیں کرتے تھے؟ اس کا ہمیں سورہ آل عمران سے پتہ چلتا ہے اور یہاں بھی اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب کسی انسان کو الٰہی ارشادات سے یہ معلوم ہو کہ اب خدا تعالیٰ کا فیضان کسی اور طرف منتقل ہونے والا ہے۔ تو چاہے وہ خود اللہ تعالیٰ کے انوار کا حامل ہو اس کے دل کو دکھ پہنچتا ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ اس کے ہاتھ سے وہ نور ختم ہو۔ بلکہ وہ چاہتا ہے کہ خواہ ایک منزل پرے ہٹ کر نور ختم ہو۔ بہرحال وہ آخری چراغ نہ بنے۔ جس پر آسمانی نور کا خاتمہ ہو۔ سورہ آل عمران سے پتہ چلتا ہے کہ مریم کی حالت دیکھ کر حضرت زکریاؑ کو شبہ پڑ گیا تھا کہ آنے والا اسرائیلی موعود مریم کے بطن سے پیدا ہونے والا ہے کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی ایسے اشارے ہوئے کہ مریم کا خیال رکھو۔ ادھر مریم نے چھوٹی عمر میں ایسی باتیں کرنی شروع کر دیں جو ان کی نیکی اور تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے پیار پر دلالت کرتی تھیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے لئے اپنے نشانات دکھانے شروع کر دیئے۔ اور لوگوں کے دلوں میں ان کے تقویٰ اور ان کی بزرگی کا احساس پیدا کر دیا۔ چنانچہ کوئی کھانا لا رہا ہوتا کوئی پھل پیش کر رہا ہوتا۔ اور کوئی اور چیز تحفتہً لا کر دے رہا ہوتا۔ ادھر انہوں نے مریم کو دیکھا کہ اس کے دل میں کوئی دنیوی رغبت نہیں۔ بچہ ہونے کے باوجود محسوس کرتی تھیں کہ یہ نعمتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے آئی ہیں اور اسی کے فضل اور احسان کا نتیجہ ہیں۔ حضرت زکریا نے ان تمام باتوں کو دیکھ کر محسوس کیا کہ وہ موعود جس پر بنی اسرائیل کی نبوت کا خاتمہ مقدر ہے مریم کے پیٹ سے پیدا ہونے والا ہے ادھر ملاکی نبی اور بعض دوسرے انبیاء کی پیشگوئیاں ان کے سامنے تھیں۔ جو بتا رہی تھیں کہ بنی اسرائیل میں نبوت کا سلسلہ اب ختم ہونے والا ہے۔ پس حضرت زکریا نے اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ بنی اسرائیل میں نبوت کا فیضان اب ختم ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے وہ دعا کی جس کا ان آیات میں ذکر آتا ہے اور کہا کہ اے میرے ربّ میرے دل میں دیر سے یہ خواہش پائی جاتی تھی مگر آج مریم کی بات سن کر میرا دل بیقرار ہو گیا ہے۔ اور میں اپنے دل کا راز تجھ پر ظاہر کرنے کے لئے مجبور ہو گیا ہوں۔ پس یہاں (نادٰی) کے وہ معنے نہیں جو شور مچانے کے ہیں۔ بلکہ یہ معنے ہیں کہ اس نے خدا سے وہ راز سربستہ بیان کیا جو اس نے اپنے دل میں چھپایا ہوا تھا اور خدا تعالیٰ سے مانگتا نہیں تھا۔ مریم کی بات سن کر اس کے دل میں جوش پیدا ہوا اور اس نے اپنے رب سے اپنے درد کا اظہار کر دیا۔ بے شک خدا تعالیٰ کے لئے کوئی راز نہیں مگر جب تک کوئی دعا مانگی نہیں جائے گی اصطلاحاً اسے ایک راز ہی سمجھا جائے گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے بھی اسی رنگ میں ایک جگہ خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ؎

وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے

حقیقت یہی ہے کہ کئی خواہشیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں بندہ ایک مدت تک چھپائے رکھتا ہے اور کہتا ہے خدا تعالیٰ سے کیا مانگنا ہے لیکن کسی وقت محرک ایسا پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے دل کا راز سربستہ خدا تعالیٰ کے سامنے ظاہر کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے (آہستہ آواز میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ حضرت زکریاؑ نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ خدایا میرے دل کا ایک راز تھا۔ میری پہلے سے ہی یہ خواہش تھی کہ مجھے بیٹا ملے مگر اب مریم کی بات میں نے سنی ہے تو اس خواہش کو دل میں چھپائے رکھنے کی طاقت نہیں۔

حضرت زکریاؑ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ اے میرے رب میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ بڑھاپے میں ہڈیاں برٹل (BRITTLE) ہو جاتی ہیں یعنی ایسی نازک ہو جاتی ہیں کہ ذرا سی چوٹ سے ٹوٹ جاتی ہیں اور ان کا جڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے جوان کی ہڈی تو جلدی جڑ جاتی ہے لیکن بوڑھے آدمی کی ہڈی ٹوٹ جائے تو وہ آسانی سے نہیں جڑتی پس (...) کے یہ معنے ہوئے کہ میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور میرا ضعف اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ اب مجھ میں تاب مقاومت باقی نہیں رہی۔ اور میرا سر بڑھاپے کی وجہ سے شعلے مارنے لگ گیا ہے۔ بال جب سفید ہوتے ہیں تو یکدم سفید نہیں ہوتے بلکہ پہلے بالوں کا رنگ اڑتا ہے اور وہ سیاہی سے زردی مائل ہو جاتے ہیں پھر ان میں سفیدی آتی ہے مگر وہ اتنی تیز اور نمایاں نہیں ہوتی صرف ہلکی ہلکی سفیدی ہوتی ہے لیکن جب بڑھاپا غالب آجائے تو سر کے بال بہت زیادہ سفید ہو جاتے ہیں۔ اسی کیفیت کا ان الفاظ میں اظہار کیا گیا ہے کہ میرا سر تو اب بڑھاپے کی وجہ سے شعلے مارنے لگ گیا ہے اور اے میرے رب! میں تیری دعا کے ساتھ کبھی شقی نہیں ہوا۔ اس کے ایک معنے یہ ہیں کہ تجھے پکارنے کی وجہ سے یا ان دعاؤں کی وجہ سے جو میں تجھ سے مانگا کرتا ہوں میں کبھی شقی نہیں ہوا۔ دوسرے معنے حضرت زکریاؑ کے لحاظ سے ایک اور بھی ہیں۔ اور وہ یہ کہ حضرت زکریاؑ چونکہ خدا تعالیٰ کے نبی تھے۔ اس لئے بدعائک کے یہ معنی ہو سکتے ہیں۔ یعنی اے میرے خدا جب تو نے مجھے پکارا اور مجھے اپنا نبی بنایا تو تیرا مقرب اور ہم کلام ہونے کی وجہ سے کسی بات میں بھی شقی نہیں ہوا۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ مجھے اپنے کسی مقصد میں ناکامی ہوئی ہو اور شقاوت میرے حصہ میں آئی ہو۔

شقاوت، سعادت کی ضد ہے اور سعادت کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ایسی مدد انسان کے شامل حال ہونا جس سے اسے خیر حاصل ہو جائے اور شقاوت کے معنے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کی مدد کا میسر نہ آنا جس کی وجہ سے اسے مخصوص خیر حاصل نہ ہو۔ ان معنوں کے لحاظ سے اس کے دونوں مطلب لئے جا سکتے ہیں۔ یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ تیرے حضور دعا کرنے کی وجہ سے مجھے کبھی ناکامی نہیں ہوئی اور یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ اے میرے ربّ چونکہ تو نے مجھے اپنے لئے مخصوص کر لیا ہے اس لئے تیرے مخصوص کر لینے کی وجہ سے اور تیرے انعامات کی وجہ سے میں نے یہ برکت پائی ہے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مشکلات میں مجھے ناکامی ہوئی ہو۔ بلکہ ہمیشہ مجھے کامیابی ہوئی ہے اور میں نے اپنے مقصد کو حاصل کیا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی حیثیت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۰۶ میں

راضیہ گھمن بنت غلام احمد گھمن قوم گھمن پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-۱۷ ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۱-۱ یہ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ راضیہ بنت غلام احمد گھمن A-۱۷ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صادق علی وصیت نمبر ۱۸۴۴۰۔ گواہ شد نمبر ۲ محمد اسلم وصیت نمبر ۲۰۱۹۴۔

مسل نمبر ۲۸۴۰۷ میں

مبشر احمد ولد چوہدری عبدالحق صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱۲-۱۱۱ ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۴-۵

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ صدر مملکت نے امریکی بحریہ کے سربراہ ایڈمرل فرانک لی کیلسو سے باتیں کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایٹمی اسلحے کے پھیلاؤ پر ہمیں بھی اتنی ہی تشویش ہے جتنی امریکہ کو ہے۔ بعض ملک اس علاقے میں ایٹمی بالادستی حاصل کرنا چاہتے ہیں پاکستان اپنی خود مختاری سے غافل نہیں رہ سکتا امریکہ کو احساس ہونا چاہیئے کہ ہمارا ایٹمی پروگرام قومی اتفاق رائے کا ترجمان ہے۔ صدر نے امریکی بحریہ کے سربراہ کو ملک کا اعلیٰ ترین سول اعزاز نشان امتیاز بھی دیا۔

○ علیحدگی پسند لیڈر جی ایم سید کی گرفتاری پر اندرون سندھ ہڑتالیں ہو رہی ہیں بموں کے دھماکے ہوئے ہیں۔ جیئے سندھ کے کارکنوں کو بڑی تعداد میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ حیدرآباد سے اندرون سندھ چلنے والی تمام پرائیویٹ اور سرکاری ٹرانسپورٹ بند رہی۔ فائرنگ کے واقعات سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ لاڑکانہ میں مکمل ہڑتال رہی۔ جام شورو میں بم کے دھماکے سے سبزی والا ٹرک اڑ گیا۔ ٹنڈو جام میں شرپسندوں کی فائرنگ سے دو افراد زخمی ہو گئے۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ ہم امریکہ سے مستحکم تعلقات چاہتے ہیں مسائل عنقریب حل ہو جائیں گے۔

○ آل پارٹیز کانفرنس نے جس کا اجلاس کراچی میں ہوا ہے، فروری سے حکومت کے خلاف ملک گیر تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے اس تحریک کا اصل نشانہ صدر مملکت ہوں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کو نشانہ بنانا یا ان کو ہٹانا آسان ہے لیکن اس سے ہم کو کوئی مقصد حاصل نہیں ہو گا کیونکہ صدر ان کی جگہ پر جتوئی یا جونیجو کو لے آئیں گے۔

○ بی بی سی نے تبصرہ کیا ہے کہ آل پارٹیز کانفرنس کے کنوینر نوابزادہ نصر اللہ خان آل پارٹیز کے پلیٹ فارم پر تمام جماعتوں کو متحد کرنے میں کامیاب نظر نہیں آتے کیونکہ اکبر بگٹی اور مولانا فضل الرحمٰن اس کے ساتھ چلنے میں دلچسپی نہیں رکھتے تحریک استقلال کا بھی خیال ہے کہ اس قسم کے اتحاد جلد ٹوٹ جایا کرتے ہیں۔

○ وفاقی حکومت نے کورٹ فیس کو خلاف شریعت قرار دینے کے فیصلے کو چیلنج کر دیا ہے۔

○ گورنر پنجاب نے امن وامان کا غیر سرکاری چارج چھوڑ دیا ہے وزیراعلیٰ وائیں نے گورنر کے ان اختیارات کو چیلنج کر دیا تھا۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈر فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ صدر سندھ گئے تو سندھو دیش کا نعرہ لگا اور ولی خان سے ملاقات کی تو انہوں نے دہشت گردی کا نعرہ لگایا۔

○ لاہور میں پولیس والوں نے جن بے گناہ شہریوں کو ہلاک کر دیا تھا اس واقعے کے ذمہ دار تمام پولیس والوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ایس ایس پی نے کہا کہ صورت حال ایسی بن گئی تھی کہ پولیس والوں نے شہریوں کو ڈاکو سمجھ لیا ہو گا۔

○ کرم ایجنسی کے قریب میزائیلوں کے ہولناک دھماکے سنے گئے معلوم ہوا ہے کہ مجاہدین کے کمانڈر کی جیپ میں ۲۰ میزائیل لے جائے جا رہے تھے جو آپس میں ٹکرا کر پھٹ گئے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے جدہ سے فون کے ذریعے کراچی میں اپنے کارکنوں سے خطاب کیا اور کہا کہ بعض دشمن قوتیں ایم کیو ایم کو کچلنے کے درپے ہیں۔ تمام محب وطن جماعتوں میں اتحاد کی شدید ضرورت ہے۔

○ تھر اور کوہستان کے علاقے شدید قحط کی زد میں ہیں۔ مویشی بڑی تعداد میں ہلاک ہو رہے ہیں۔ نایاب پرندے دوسرے علاقوں میں پرواز کر گئے ہیں۔

○ تین وفاقی وزراء نے ایم کیو ایم کی قیادت سے طویل مذاکرات کئے۔ ان میں ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین شامل نہیں ہیں۔

○ انڈس ہائی وے پر ڈاکوؤں نے کئی گاڑیاں لوٹ لیں۔ فائرنگ سے ۲ افراد زخمی ہو گئے۔ ۴ افراد کو اغوا کر لیا گیا ٹنڈو آدم میں واپڈا کے دو اہلکار اغوا کر لئے گئے۔ ایک ٹرک ڈرائیور کو ہلاک کر دیا گیا۔

○ کراچی میں ایک نئے بینک مہران بینک کا افتتاح عمل میں آ گیا۔

○ کراچی میں شرپسندوں کی فائرنگ سے دو افراد ہلاک ہو گئے۔

غیر ملکی خبریں

○ مراکش میں بیت المقدس کے بارے میں عربوں کی کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے اس میں یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ آئندہ مشرق وسطیٰ کے امن کانفرنس میں شریک ہوا جائے یا نہیں۔ یہ مذاکرات ۲۸ جنوری کو ماسکو میں ہو رہے ہیں۔

○ چین نے کہا ہے کہ اسرائیل سے سفارتی تعلقات قائم ہونے کے بعد اب وہ مشرق وسطیٰ امن کانفرنس میں شرکت کرے گا۔

○ لیبیا نے سلامتی کونسل کی اس قرار داد پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔ جس میں اسے کہا گیا ہے کہ پان ایم کے طیارے کی تباہی میں ملوث لیبیا کے دو شہریوں کو برطانیہ کے حوالے کیا جائے۔ لیبیا نے کہا ہے کہ وہ اقوام متحدہ سے اس بارے میں ہر ممکن تعاون کے لئے تیار ہے۔

○ الجزائر میں اسلامک سالویشن فرنٹ نے ملک بھر میں مظاہرے شروع کروا دیئے ہیں۔ حکومت نے بھی ان مظاہروں کو کچلنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ مزید افراد کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ حکومت نے مسجدوں میں سیاسی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی ہے اور کہا ہے کہ مساجد میں نمازیں پڑھانے کے لئے حکومت کے امام مقرر کئے جائیں گے۔

○ امریکہ کے صدر بش نے آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ کے لئے امدادی رقم میں ۶۰ کروڑ ڈالر کا مزید اضافہ کر دیا ہے۔ اب قریباً ۵ ارب ڈالر کی امداد امریکہ کی طرف سے دی جائے گی۔

○ امریکہ اور شمالی کوریا کے درمیان پہلی بار مذاکرات شروع ہو گئے ہیں۔ یہ مذاکرات نیویارک میں ہو رہے ہیں۔

○ فلپائن کی حکومت نے سابق خاتون اوّل امیلڈا مارکوس کے خلاف بدعنوانی کے الزامات میں مزید چار مقدمات دائر کر دیئے ہیں۔ مسز مارکوس مئی کے مہینے میں ہونے والے انتخابات میں صدارت کی امیدوار کے طور پر کھڑی ہو رہی ہیں۔ ان کے خلاف ابھی تک ۸۵ مقدمات تصفیہ طلب ہیں۔

○ صومالیہ نے اپنے ملک کی خانہ جنگی پر غور کرنے کیلئے سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا ہے۔

بقیہ صفحہ ۶ سے آگے

[illegible] وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مبشر احمد ۱۱۲ - ۱۱۱ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵ والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ناصر احمد وصیت نمبر ۱۴۴۶۴۔

ضرورت ہے

سندھ اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے کم از کم میٹرک پاس محنتی نوجوان جو ادویات کی سیل اور بکنگ کے کام کو بطور پیشہ اپنانا چاہتے ہوں، مندرجہ ذیل پتہ پر مکمل کوائف کے ساتھ امیر صاحب جماعت کی تصدیق سے درخواستیں بھجوائیں۔ معاوضہ انتہائی معقول اور مزید ترقی کے روشن امکانات ہیں۔

مینجر کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ فون ۱۷۱ / ۶۰۶

روایتی زیورات
جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان ۶۴۹ : رہائش ۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

جبوب مفید اٹھراء
چھوٹی شیشی : ۱۶ روپے ، بڑی شیشی ۴۸ روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۳۴

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
فون ۶۴۳/۵۵۰
عبد المنان ناصر ولد میاں عبد السلام صاحب

خوشخبری
ہر قسم کی قانونی و دیگر کتب کی جلد بندی کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
شیالے غلام نبی اینڈ سنز
۱۴ بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۲۳۳۰۱۴

• زرینہ اولاد سے محروم • بے اولاد • سوکھا • گرمی • گیس کا علاج کرنیوالے
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر پوسٹ بکس ۱۹ گوجرانوالہ فون : ۷۴۸۴۴ - ۴۳۱
ہیڈ آفس : نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون : ۷۶۴۹۷ - ۴۳۱
زیر نگرانی حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
برانچیں
• ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس • ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
• لاہور : ۱۰ جوہر ویو فیز I (نزد آخری سٹاپ وفاقی کالونی) نیو کیمپس روڈ
• کراچی : نزد ڈاکخانہ محمود آباد ۳
• چوک قلعہ کالر والہ : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
• اسلام آباد : سیکٹر آئی ۲/۱۰ گلی ۱۱
خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ

مرض اٹھراء کی شکار • زرینہ اولاد سے محروم • دکھی عورتوں کے لئے
دواخانہ محافظ صحت کوٹ نہال سنگھ مین سٹریٹ ۲ پر ملیں
المشہور: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
زنانہ و مردانہ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
خط و کتابت : حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان • گول چوک اوکاڑہ

فری کوچنگ کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام میٹرک کے طلباء کی رہنمائی کے لئے نصرت جہاں اکیڈیمی میں ۱۸ جنوری ۱۹۹۲ء سے ایک فری کوچنگ کلاس جاری ہے۔ جس میں طلباء کو انگلش اور سائنس کے مضامین پڑھائے جا رہے ہیں۔ کوچنگ کے ساتھ ساتھ پریکٹیکلز کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ صدر صاحبان زعماء کرام اور والدین سے گذارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ طلباء کو اس کلاس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ کلاس روزانہ شام چار بجے تا ساڑھے پانچ بجے ہوتی ہے۔

ناظم امور طلباء
مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

حنیف
ہومیو پیتھک کلینک
حنیف ہومیو پیتھک کلینک بجائے دکان نمبر ۷۶ کے اب اسی مارکیٹ کی دکان نمبر ۸۴ میں منتقل ہوگئی ہے
خاکسار : ہومیو پیتھک ڈاکٹر محمد حنیف
آف کوئٹہ حال لاہور

• قدیمی • اولین • مشہور آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
• کراچی : فون : ۴۱۳۲۵۱
• لاہور : 1-D-3 گلشن راوی
• ملتان : چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤالدین : بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
• رحیم یار خان : فون : ۷۹۹۴
• ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟
اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں :-

BABY TONIC	۱۰/-	۱۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)
BABY GROWITH COURSE	۳۰/-	۲۔ بے بی گروتھ کورس (۱۰ سال تک کے بچوں کیلئے)
BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-	۳۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	۴۔ چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)
BED URINE COURSE	۳۵/-	۵۔ بول بستری کورس
MITI CHOUR COURSE	۲۰/-	۶۔ مٹی چھوڑ کورس
MARASMAS COURSE	۵۰/-	۷۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا)
SLOW DENTITION CURE	۲۰/-	۸۔ آہستہ دانت نکلنا کیور
IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-	۹۔ بے ترتیب دانت کیور

• ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن • تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی • مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں
• لاہور : کیور ٹیو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ • فیصل آباد : کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار • راولپنڈی : شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور : ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر • کوئٹہ : ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دوکان ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ • ملتان : ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار • کراچی : صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدر آباد : ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ : ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • گوجرانوالہ : کیور ٹیو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبد العزیز باغبانپورہ
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
فون : ۷۷۱، ۶۰۶